(This question paper contains 3 printed pages)

Roll No.

Sl. No of Question Paper: 342

D

Unique paper code :	214369
Name of the paper :	Urdu C
Name of the Course :	B. A. Programme Urdu
Semester:	III.
Duration :	3 Hours
Maximum Marks:	75 Marks

نوٹ: کل پانچ سوالوں کے جواب لکھیے۔ آخری دو سوال لازمی ہیں۔ سبھی سوالوں کے نمبر مساوی ہیں۔

1۔ ایک یادگار وصیت میں پنڈت نہرو نے ہندوستان سے اپنی محبت کا اظہار کس کس طرح کیا ہے؟ تفصیل سے لکھیے۔

2۔ ذکاء اللہ دہلوی کے مضمون ''زمین کی حکایت'' پر تبصرہ کیجیے۔

3۔ ذاکر حسین کے مضمون آخری قدم کا خلاصہ لکھیے۔

4۔ شیخ ابراہیم ذوق کی غزل گوئی کی خصوصیات لکھیے۔

5۔ مرزا غالب کی شاعری پر ایک نوٹ لکھیے۔

6۔ جوش ملیح آبادی کی نظم 'بدلی کا چاند' کا مرکزی خیال لکھیے۔

7۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی تین کی تعریف مثال کے ساتھ لکھیے۔

مرکب توصیفی، حرفِ ربط، لاحقہ، سابقہ، اضافت

8۔ مندرجہ ذیل نثری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق و سباق کیجئے۔

(الف)

ہاں تو یہ نیک آدمی بھی اپنی دولت سے خود بہت کم فائدہ اٹھاتا تھا۔ ایک صاف سے مگر بہت چھوٹے مکان میں رہتا تھا۔ گزی گاڑھے کے بہت معمولی کپڑے پہنتا تھا اور کھانے کا کیا بتاؤں کبھی چنے چاب لیے کبھی مکا کی کھیلیں کھا لیں۔ ایک وقت ہنڈیا چڑھتی تو تین وقت کے کھانے کا انتظام ہو گیا۔ دوست احباب جنہیں اس کے حال کی خبر تھی، طرح طرح سے اسے کھیل تماشوں میں رنگ رلیوں میں

P.T.O

گھسیٹنا چاہتے تھے، مگر یہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ بہانہ کر کے ٹال دیتا تھا۔ آخر کو سب میں بڑا کنجوس مشہور ہو گیا۔ اس کے دوست اسے ''میاں مکھی چوس'' کہا کرتے تھے۔ بعض دوست اس کی دولت کی وجہ سے جلتے بھی تھے۔ وہ اسے اور بھی چھیڑتے اور بدنام کرتے تھے۔ مگر یہ دُھن کا پکا تھا۔ برابر چھپ چھپ کر چُپ چُپاتے اپنی دولت سے کسی نہ کسی مستحق کی مدد کرتا ہی رہتا تھا اور اس طرح کہ سیدھے ہاتھ سے دیتا تو الٹے کو خبر نہ ہوتی اور زبان پر ذکر آنے کا تو ذکر ہی کیا۔

(ب)

بلاشبہ یہ بات تسلیم کرنے کے قابل ہے کہ دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں نکلنے کی، جس کی تمام رسمیں اور عادتیں عیب اور نقصان سے خالی ہوں۔ مگر اتنا فرق بے شک ہے کہ بعضی قوموں میں ایسی رسومات اور عادات جو درحقیقت نفس الامر میں بُری ہوں کم ہیں اور بعضی میں زیادہ اور اسی وجہ سے وہ پہلی قوم پچھلی قوم سے اعلیٰ اور معزز ہے۔ اور بعضی ایسی بھی قومیں ہیں جنہوں نے انسان کی حالت ترقی کو نہایت اعلیٰ درجہ تک پہنچایا ہے اور اس حالتِ انسانی کی ترقی نے ان کی نقصانوں کو چھپالیا ہے۔ جیسے ایک نہایت عمدہ ونفیس شیریں دریا تھوڑے سے گدلے اور کھاری پانی کو چھپا لیتا ہے۔ یا ایک نہایت لطیف شربت کا بھرا ہوا پیالہ نیبو کی کھٹی دو بوندوں سے زیادہ تر لطیف اور خوشگوار ہو جاتا ہے۔ اور یہی قومیں ہیں جو اب دنیا میں سِویلیزڈ یعنی مہذب گنی جاتی ہیں اور درحقیقت اس لقب کی مستحق بھی ہیں۔

9۔ مندرجہ ذیل شعری اقتباسات کی تشریح سیاق وسباق کے حوالے کے ساتھ کیجئے۔

(الف)

لائی حیات، آئے، قضا لے چلی چلے — اپنی خوشی نہ آئے نہ، اپنی خوشی چلے
ہو عمر خضر بھی، تو کہیں گے بہ وقتِ مرگ — ہم کیا رہے یہاں ابھی آئے ابھی چلے
ہم سے بھی اس بساط پہ کم ہوں گے، بد قمار — جو چال ہم چلے سو نہایت بُری چلے
بہتر تو ہے یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے — پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے

نازاں نہ ہو خرد پہ، جو ہونا ہے ہو وہی
دانش تری، نہ کچھ مری دانش وری چلے

P.T.O

(ب)

کیا اب بھی وہاں کے باغوں میں مستانہ ہوائیں آتی ہیں؟
کیا اب بھی وہاں کے پربت پر گھنگھور گھٹائیں چھاتی ہیں؟
کیا اب بھی وہاں کی برکھائیں ویسے ہی دلوں کو بھاتی ہیں؟
او دیس سے آنے والے بتا
او دیس سے آنے والے بتا

کیا شام پڑے گلیوں میں وہی دلچسپ اندھیرا ہوتا ہے؟
اور سڑکوں کی دھندلی شمعوں پر سایوں کا ڈیرا ہوتا ہے؟
باغوں کی گھنیری شاخوں میں جس طرح سویرا ہوتا ہے؟
او دیس سے آنے والے بتا
او دیس سے آنے والے بتا

....